باب: 64

شمس الدین ذہبیؒ

(1274 - 1325 AD)

ذہبیؒ کا نام شمس الدین محمد ہے۔ اور آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ والد کا نام احمد بن عثمان ہے۔ آپ 673AH/1274AD میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ حدیث اور فقہ آپ کے بنیادی مضامین رہے۔ آپ کے استادوں میں یوسف المزی، عمر بن قواس، احمد بن ہبتہ اللہ بن عساکر اور یوسف بن احمد القولی کے نام آتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ مصر کے مختلف شہروں، خاص طور پر قاہرہ میں رہے۔ اس کے علاوہ آپ حلب، نابلس، اسکندریہ اور مکہ بھی پہنچے اور یہاں پر بھی کئی بڑے علماء کی صحبت سے آپ نے فیض اٹھایا۔ آپ نے اپنے اساتذہ کا تذکرہ اپنی کتاب "معجم" میں کیا ہے اور ان کی کل تعداد 1300 بتائی ہے۔

تحصیل علم کی تکمیل کے بعد شیخ الذہبیؒ نے دمشق کے مدرستہ اُم الصالح میں، جس میں کبھی خود بھی طالب علم تھے، حدیث کی تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ وقت کے ساتھ آپ یہاں کے بڑے اساتذہ کی فہرست میں شامل ہو گئے اور بعد میں "شیخ الحدیث" بھی کہلائے۔

شمس الدین ذہبیؒ کو علوم کے جن شعبوں میں عبور حاصل ہوا ان میں حدیث اور فقہ کے علاوہ تاریخ بھی شامل ہے۔ آپ ساری عمر پڑھنے لکھنے کے اس قدر شوقین رہے کہ اس کی شدت نے آپ کی بینائی کو بھی متاثر کر ڈالا تھا۔ اور بقول ابوالفدا اور عمر بن الوردی ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ذہبیؒ اپنی بینائی سے مکمل محروم ہو گئے لیکن اس کے باجود آپ نے اپنے معمولات میں فرق آنے نہ دیا۔

الذہبیؒ کی تصنیفات عددی اعتبار سے کم رہیں۔ دراصل آپ کی حیثیت عمومی طور پر ایک مدون اور مرتب کی تھی۔ مگر آپ کی تمام تصانیف کی اہم بات یہ ہے کہ ان کی ہر ترتیب میں پوری احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ ان میں ماخذ اور حوالہ جات کی مکمل تفصیلات ملتی ہیں۔ اسی لیے آپ کی ہر تصنیف کو نہایت مستند اور معتبر کہا گیا۔ تاریخ میں آپ کی سب سے بڑی کتاب "تاریخ اسلام" ہے۔۔ اس کے علاوہ "طبقات المشاہیر والاعلام" بھی

Siddiqui Publications

تاریخ ہی کی کتاب ہے۔ان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر 700AH/1301AD تک کی پوری تاریخ رقم ہے۔حدیث کے شعبے میں آپ کی دو تصانیف ہیں:

(1)تذہیب الکمال فی اسماء الرجال اور (2)المشتبہ فی اسماء الرجال۔

شمس الدین ذہبیؒ، ایک ہمہ جہت شخصیت تھی۔ان کی ہمہ جہتی خصوصیات کی اکثر لوگوں نے بہت تعریف لکھی ہے۔بہ طور محدث آپ کو "محدث العصر" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔جب کہ بہ طور تاریخ دان، آپ "خاتم الحفاظ" کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ صلاح الدین الصفدی نے اپنی تحریروں میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "۔۔الذہبیؒ، روحِ قانون سے واقف تھے۔وہ لوگوں کی رائے نہایت بے تکلفی سے سنتے تھے۔۔"۔ مشہور مفسر ابن حجر العسقلانی نے آپ کی صفات بیان کرنے کے لیے باقاعدہ قصیدہ گوئی بھی کی ہے۔

الذہبیؒ کا انتقال دمشق ہی میں ہوا۔آپ باب الصغیر کے پاس مدفون ہیں۔البتہ آپ کی وفات سے متعلق دو تاریخیں سامنے آتی ہیں۔ السبکی اور السیوطی کے ذریعے سے ہمیں آپ کی تاریخ وفات ذوالقعدہ 748AH/1348AD ملتی ہے۔جب کہ احمد بن ایاس نے 753AH/1352AD بتایا ہے۔

کیفیت دل نشیں

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے، قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی

دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خم اُسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر، وہ سکونِ دل و جاں و روح و نظر

یہ انہیں کا کرم ہے انہیں کی عطا، ایک کیفیت دل نشیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر

اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر، یہ تمنائے قلبِ حزیں رہ گئی

(بہزاد لکھنوی)